Assignment #3

زکوٰۃ کی فرضیت کی اہمیت بیان کریں۔ پاکستان میں غربت کے خاتمے کے لئے اس کے نفاذ کو کیسے یقینی بنایا جا سکتا ہے؟

1) تعارف:-

زکوٰۃ کے بارے میں قرآن وسنت میں جو کچھ کہا گیا ہے اس پر نظر ڈالیں تو محسوس ہوتا ہے کہ عبادت میں اسکا مقام بس ایک درجہ ہی نماز سے نیچے یا کم ہے۔ مثال کے طور پر قرآنِ پاک میں جہاں اعمال کا ذکر آتا ہے عام طور پر صرف دو اعمال کا ہی ذکر کیا جاتا ہے، ایک نماز کا دوسرا زکوٰۃ کا۔ یعنی ایک معیاری مومن کا تصور سامنے لانا ہو تو قرآن میں اسطرح کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

ان الذین امنو وعملو الصالحاتِ واُقاموالصلاۃ واتوالزکاۃ لھم اجرھم عند ربھم۔

"(بلاشبہ) وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے صالح (نیک) اعمال کیے، اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی، ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔"

اسکی وجہ یہ ہے کہ نماز اور زکوٰۃ دین میں اتنا مقام رکھتی ہیں کہ جس نے ان دونوں کو اچھی طرح ادا کیا گویا پورے دین پر عمل کرنے کی پکی ضمانت اور عملی گواہی دے دی۔

اسلامی ریاست کو ایک فلاحی ریاست بنانے کے لیے زکوٰۃ کی رقم ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ زکوٰۃ ایک فرض اور مالی عبادت ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ ادا کرنا بہت ضروری اور لازم ہے۔ زکوٰۃ معاشرے میں غربت کے خاتمے کو یقینی بناتی ہے۔

2) زکوٰۃ ادا کرنے کی شرائط / شرائطِ زکوٰۃ :-

زکوٰۃ ادا کرنے کی شرائط مندرج ذیل ہیں:-

i) زکوٰۃ ادا کرنے والے کا مسلمان ہونا فرض ہے / لازم ہے:-

زکوٰۃ ادا کرنے کی سب سے پہلی اور اہم شرط یہ ہے کہ اسے ادا کرنے والا مسلمان ہو۔ غیر مسلموں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے اور نہ ان سے زکوٰۃ لی جا سکتی ہے۔

ii) زکوٰۃ ادا کرنے والے کا بالغ ہونا لازم ہے:-

زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے صرف مال دار ہونا لازم نہیں بلکہ بالغ ہونا بھی لازم ہے۔ یعنی کہ اگر کوئی بچہ یتیم ہے مگر بالغ نہیں ہے اور وہ اپنے والدین کی دولت کا وارث ہے تو ایسی صورت میں اُس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

iii) زکوٰۃ ادا کرنے والے کا ہوش و حواس میں ہونا لازم ہے:-

کسی بھی پاگل یا دیوانے پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض نہیں ہے۔

iv) زکوٰۃ ادا کرنے والے کا آزاد ہونا لازم ہے:-

زکوٰۃ ادا کرنے والے کا آزاد ہونا لازم قرار دیا گیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والا کسی کی غلامی میں نہ ہو۔ غلام پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض نہیں ہے۔

v) زکوٰۃ ادا کرنے والے کا صاحبِ استطاعت ہونا لازم ہے:-

زکوٰۃ ادا کرنے والے کا صاحبِ استطاعت اور صاحبِ حساب ہونا فرض ہے۔ یعنی وہ لوگ جو اپنے گھر کے اخراجات ادا کر لینے کے بعد بھی بلا تکلیف پورے کرے اسی طرح اپنے قرضے اور واجبات ادا کر لینے کے بعد بھی جو رقم اسکے پاس باقی رہ جائے تو اُس رقم پر زکوٰۃ فرض ہے۔ یعنی زکوٰۃ صرف اضافی دولت پر فرض ہے۔

3) زکوٰۃ کے مصارف:-

زکوٰۃ کے مصارف اللہ تعالیٰ نے قرآن میں طے کر دیے ہیں۔

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمولفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل۔ فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم۔

یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں، اور ان لوگوں کے لیے جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور راہِ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں۔ ایک فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔

(التوبہ: ۶۰)

۱) **فقراء:** جو مدد کا سوال کریں۔

۲) **مساکین:** جو ضرورت مند ہوں مگر سوال نہ کریں۔

۳) **عاملینِ زکوٰۃ:** جو لوگ زکوٰۃ کی رقم جمع اور تقسیم کرتے ہیں۔

۴) **غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے:** کسی غلام کو آزاد کرنے کے لیے۔

۵) **مولفۃ القلوب:** لوگوں کی دل جوئی کے لیے۔

۶) **مقروض کی مدد کے لیے:** کسی کا قرض ادا کرنے کے لیے۔

۷) **فی سبیل اللہ:** اللہ کی راہ میں اللہ کی خاطر۔

۸) **مسافروں کے لیے:** ضرورت مند مسافروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے۔

یعنی کل ملا کر مصارفِ زکوٰۃ آٹھ (۸) ہیں۔

4) مقاصدِ زکوٰۃ :-

زکوٰۃ کے تین اہم مقاصد ہیں۔

1) تزکیۂ نفس :-

زکوٰۃ دینے والے کا دل دنیا کے لالچ سے پاک ہو کر نیکی اور تقویٰ کے کاموں کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

"اس شخص کو جہنم سے دور رکھا جائے گا جو خدا سے ڈرتا ہے اور اپنے تزکیہ کی خاطر دولت دوسروں کو دیتا ہے۔"

۲) امدادِ باہمی :-

زکوٰۃ کا دوسرا بڑا مقصد یہ ہے کہ معاشرہ کے غریب افراد کی مدد کی جائے تاکہ ان کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے لے کر ان کے غربا میں تقسیم کر دی جائے۔"

۳) دین کی مدد :-

زکوٰۃ کا ایک اور مقصد دین کی حفاظت، مدد اور نصرت ہے۔ قرآنِ مجید میں اہلِ ایمان سے جگہ جگہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ جہاں پر بھی اہلِ ایمان کی صفات کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں اللہ کی راہ میں اپنے مال سے جہاد کرنے کی بات لازماً موجود ہوتی ہے۔ دین کی حفاظت اور نصرت کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ اس لیے اس کے لیے اپنی دولت خرچ کرنا بھی معمولی کام نہیں ہے۔

"اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ روک کر اپنے آپ کو ہلاکت

میں مت ڈالو۔"

5) زکوٰۃ کے فوائد:

زکوٰۃ ادا کرنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ اُن میں سے چند ایک مندرج ذیل ہیں۔

۱) گردشِ دولت :

جس طرح جسم کی بقا کے لیے ضروری ہے کہ اس میں خون کی گردش مناسب طریقے سے جاری رہے اور وہ ایک جگہ منجمد نہ ہونے پائے۔ اسی طرح معاشرے کی زندگی کے لیے ضروری ہے کہ دولت مناسب طریقے سے گردش کرتی رہے اور چند ہاتھوں تک ہی محدود نہ رہے اسلام کے نظامِ معیشت میں زکوٰۃ دولت کو گردش میں رکھنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

"تاکہ دولت تمہارے دولت مندوں کے مابین ہی گردش میں نہ رہے۔"

۲) معاشی ترقی :

کسی بھی معاشرے کی معیشت کا دارومدار سرمایہ کی مناسب تقسیم پر ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے ہر معاشرے میں امیر اور غریب موجود ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کا نظام امراء اور غرباء کے درمیان حائل خلیج کو کم کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے سرمایہ چند ہاتھوں سے نکل کر معاشرے عام افراد کے ہاتھوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اور یہی چیز معاشی ترقی کی بنیاد بنتی ہے۔

۳) غربت کا خاتمہ:-

زکوٰۃ امراء کے ذمّے غرباء کا حق ہے۔ جب یہ حق مستحقین تک پہنچا دیا جاتا ہے تو وہ بھی معاشی دوڑ کا حصّہ بن جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں اور یوں غربت ختم ہونے لگتی ہے۔

۴) سودی معیشت کا خاتمہ:-

زکوٰۃ سودی نظامِ معیشت کو رخصت کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نظامِ زکوٰۃ کے باعث معاشرہ اور حکومت دونوں قرض در قرض اور سود در سود کی لعنت سے محفوظ ہو جاتے ہیں جو معاشرے اور حکومت کو گھن کی طرح چاٹتے رہتے ہیں اور بالآخر معاشی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔

۵) معقول معیاری زندگی:-

زکوٰۃ کا نظام کسی بھی کمزور اور ناتواں امور کو خوشحال زندگی فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دراصل نظامِ زکوٰۃ کا مقصد ہی خوشحال زندگی کی فراہمی ہے۔

۶) بخل کی صفت کا زائل ہونا:-

زکوٰۃ ادا کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ انسان سے بخل کی صفت زائل ہو جاتی ہے۔ اور بخل سے نجات کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے۔

"اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچائے گئے سو وہی لوگ کامیاب ہوں گے"

میں مت ڈالو۔"

6) پاکستان میں غربت کے خاتمے کے لیے زکوٰۃ کے نفاذ کو یقینی بنانے کی تجاویز:۔

غربت کے خاتمے کے لیے زکوٰۃ کے نفاذ کو یقینی بنانے کی تجاویز مندرجہ ذیل ہیں۔

1) فیڈرل بورڈ آف زکوٰۃ:۔

پاکستان میں بینکوں کے ذریعے کٹنے والی زکوٰۃ پر علماء کے کئی طرح سے تحفظات ہیں۔ ان کو روک دیا جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے کے اسلامی اور درست طریقے کو اپنایا جائے۔ "فیڈرل بورڈ آف ریونیو" کی طرز پر "فیڈرل بورڈ آف زکوٰۃ" اسلامی اصولوں کی روشنی میں تشکیل دیا جائے۔

۲) ایماندار عاملینِ زکوٰۃ:۔

زکوٰۃ کے عاملین ایمان دار، اور خوفِ خدا رکھنے والے افراد ہوں۔ ان کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تربیت دی جائے تاکہ وہ اپنا کام ایمانداری اور خدا خوفی سے سرانجام دیں۔ اور باحفاظت زکوٰۃ کی رقم حقداروں میں تقسیم کریں۔

۳) سخت احتساب:۔

زکوٰۃ اکٹھی کرنے کے نظام میں بے لاگ احتساب کا نظام نافذ کیا جائے۔ تاکہ بددیانتی کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

۴) زکوٰۃ کی اہمیت کی آگاہی:۔

زکوٰۃ امیروں کا فرض اور غریبوں کا حق ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس اہم فرض کی ادائیگی کی آگاہی فراہم

کرے تاکہ پاکستان کی غریب عوام مفلسی سے باہر آ سکے۔
اور دولت امراء سے غرباء میں تقسیم ہو سکے۔

۵) اسلامی تہذیب و تمدن کی بقاء کی کوشش:۔

زکوٰۃ اسلامی رکن کی حیثیت سے اسلامی تہذیب و تمدن کا لازمی جزو اور ایک اہم علامت ہے۔ زکوٰۃ کے نظام سے پاکستان کے معاشرے ایک اہم اسلامی معاشرے کی علامت برقرار رہے گی۔ اسطرح پاکستان بقاء کی جانب راغب ہو جائے گا۔

7) خلاصہ بحث:۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوٰۃ کو امیروں سے اکٹھا کیا جائے اور غریبوں میں تقسیم کی جائے۔ آج دنیا جس معاشرتی اور معاشی ابتری کا شکار ہے اسکی بڑی وجہ سودی معیشت، بیرونی قرضے، سرمایہ دارانہ نظام تجارت، ان ڈائریکٹ ٹیکسز کے ساتھ بہت زیادہ روپیہ اکٹھا کرنے کی خواہش ہے۔ زکوٰۃ کے اجتماعی نظام سے جہاں ان تمام برائیوں سے جان چھوٹ جائیگی وہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتوں کا نزول بھی ہوگا۔